104805 - ماں کے خاوند اور گود میں پرورش کرنے والی بچی کے حقوق

سوال

لڑکی پر ماں کے خاوند کے حقوق کیا ہیں، اور آدمی پر اس کی پرورش میں بیوی کی بیٹی کے حقوق اور واجبات کیا ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ربيبۃ یعنی گود میں پرورش کرنے والی بچی وہ ہوتی ہے جو بیوی کی پہلے خاوند سے پیدا ہوئی ہو، اور اگر خاوند نے بیوی سے دخول کر لیا ہو تو اس کی یہ بچی اس پر محرمات ابدیہ میں شامل ہوتی ہے، اس کا معنی یہ ہوا کہ وہ اس کی محرم عورتوں میں شامل ہو جائیگی.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

" جب کسی شخص نے عورت سے نکاح کر لیا اور اس کی رخصتی ہو گئی اور بیوی سے جماع و دخول کر لیا تو خاوند کے لیے بیوی کی بیٹی یا بیٹی کی اولاد اس پر ابدی حرام ہو جاتی ہے چاہے وہ پہلے خاوند سے ہو یا اس کے بعد والے خاوند سے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

حرام کی گئیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی لڑکیاں اور بہن کی لڑکیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو، اور تمہاری دودھ شریك بہنیں اور تمہاری ساس اور تمہاری پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہیں کیا تو تم پر کوئی گناہ نہیں النساء (23).

یہاں ربیبۃ سے مراد بیوی کی بیٹی ہے اور جس عورت سے اس نے دخول کر لیا ہے اس کی بیٹیوں کے لیے وہ محرم شمار ہو گا اور ان کے لیے اس سے پردہ نہ کرنا جائز ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (17 / 367).

اس مسئلہ کا بیان سوال نمبر (20750) اور (33711) کے جوابات میں گزر چکا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

ربیبہ یعنی گود میں پرورش پانے والی بچی اور اس کی ماں کے خاوند کے متعلق بعض حقوق یہ ہیں:

ایك دوسرے کے ساتھ صلہ رحمی اور احترام اور اچھا سلوك كرنا چاہیے، سب مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ دوسرے مسلمان بھائیوں کے ساتھ حسن سلوك اور بہتر معاملہ سے پیش آئیں، تو پھر سسرالی رشتہ داروں ساتھ جو محرم بھی ہوں ان حقوق کا زیادہ خیال رکھنا چاہیے، بلاشك و شبہ ان کا باقی عام مسلمانوں سے زیادہ خیال رکھنا چاہیے اور انہیں زیادہ عزت دینی چاہیے.

لیکن یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان نفقہ اور اطاعت و ایك دوسرے کی خدمت کرنا واجب نہیں، لہذا گود میں پرورش کرنے والی بچی اپنی کی طرح امور میں شرعی وجوب کا حکم نہیں لےگی، لیکن اگر خاوند احسان کرتے ہوئے اور حسن سلوك سے کام لیتے ہوئے بیوی کی بچی پر خرچ کرتا ہے، اور اس کے مقابلہ میں وہ بچی بھی اس کے ساتھ احسان کا سلوك کرتی ہے اور گھر کی خدمت بجا لاتی ہے اور خیال رکھتی ہے تو یہ افضل و بہتر ہے؛ کیونکہ دلوں کو ملانا اور آپس میں الفت و محبت پیدا کرنا ایك شرعی مقصد ہے اور شریعت اس کا بہت زیادہ خیال کرتی ہے.

خاوند کو معلوم ہونا چاہیے کہ بیوی کے ساتھ حسن معاشرت اور حسن سلوك میں یہ شامل ہے کہ وہ اس کی بچی کے ساتھ اچھا سلوك کرے، اور بچی کو بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوك کرنے میں یہ شامل ہے کہ وہ والدہ کے خاوند کے ساتھ حسن سلوك سے پیش آئے اور اس کا احترام کرے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر کسی کی عیالداری میں بیٹیوں کے علاوہ بہنیں اور پھوپھیاں اور خالہ وغیرہ دوسری محرم عورتیں بھی شامل ہوں تو انہیں چاہیے کہ وہ ان کے ساتھ حسن سلوك کریں، اور انہیں کھانا اور پینا اور لباس وغیرہ مہیا کریں، تو انہیں بھی وہی اجروثواب حاصل ہو گا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بیٹیوں کی پرورش کرنے کا بیان کیا ہے.

کیونکہ اللہ تعالی کی رحمت اور اس کا فضل بہت وسیع ہے اور اسی طرح اگر کوئی ایك یا دو بیٹیوں کی پرورش کرتا ہے اور ان کے ساتھ حسن سلوك سے پیش آتا ہے تو امید ہے اسے بھی عظیم اجروثواب حاصل ہو گا، جیسا کہ اس پر فقیر و مسکین اور رشتہ دار وغیرہ پر احسان و حسن سلوك کرنے والی عمومی آیات اور احادیث دلالت کرتی ہیں.

اگر بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوك کرنے کی فضیلت یہ ہے تو والدین یا آباء و اجداد کے ساتھ حسن سلوك کرنا تو اور بھی زیادہ اجروثواب کا باعث ہو گا؛ کیونکہ والدین کا حق بہت عظیم ہے، اور ان کے ساتھ حسن سلوك کرنا فرض ہے، اس میں کوئی فرق نہیں کہ حسن سلوك کرنے والا باپ ہو یا ماں کیونکہ حکم عمل پر مبنی ہے "

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (25 / 365).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ایك مسلمان گھرانے میں خاندانی معاشرتی روابط کس طرح ہو سکتے ہیں ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے ایسے امور کی محافظت کا حکم دیا ہے جس سے خاندان اور معاشرے کے افراد کے درمیان روابط مضبوط ہوں، اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالی نے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے اور ان کے ساتھ حسن سلوك سے پیش آنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

اور اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایك دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی اجتناب کرو، یقینا اللہ تعالی تم پر نگہبان ہے النساء (1).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریك مت کرو، اور والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوك سے پیش آؤ .

اور ایك مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

کہہ دیجئے کہ آؤ میں تم پر وہ تلاوت کروں جو تم پر تمہارے پروردگار نے حرام کیا ہے، یہ کہ تم اس کے ساتھ کسی کو شریك مت کرو، اور والدین کے ساتھ حسن سلوك سے پیش آؤ، اور فقر کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل مت کرو، انہیں بھی اور تمہیں بھی ہم روزی دیتے ہیں .

اور ایك مقام پر فرمان باری تعالی ہے:

اور تیرے رب کا حکم ہے کہ تم اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت مت کرو، اور والدین کے ساتھ حسن سلوك سے پیش آؤ .

اس موضوع کے متعلق قرآن مجید میں بہت ساری آیات ہیں.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" قطع رحمی کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا "

صحیح بخاری اور مسلم.

اور ایك حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کی روزی میں اضافہ ہو اور اس کا ذکر باقی رہے تو وہ صلہ رحمی کرے "

اسے بخاری نے روایت کیا ہے.

اور ایك حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا اللہ تعالی نے تم پر والدہ کی نافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا حرام کیا ہے ..... " الحدیث

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری احادیث ہیں جو صلہ رحمی کی ترغیب دلاتی ہیں، اور اسلامی آداب اختیار کرنے اور مکارم اخلاق اور حسن معاشرت کی حفاظت کرنے کا حکم دیتی ہیں.

تو اس طرح خاندان کے افراد کے مابین ترابط مضبوط ہوتے ہیں اور سب مسلمان آپس میں اجتماعیت اختیار کر جاتے ہیں نہ کہ اسلامی آداب کو ترک کر کے اور مکارم اخلاق سے باہر نکل کر " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (25/ 296).

واللہ اعلم .